ارشاداتِ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

ترتیب: خواجہ عبدالرشید صاحب پھلین شریف (ضلع مظفرگڑھ)

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا: تَصَدَّقْنَ۔ تم صدقہ کیا کرو — وَاَکْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ۔ اور تم کثرت سے استغفار کیا کرو۔ (اپنے گناہوں سے معافی طلب کرتی رہو) کیونکہ میں نے تم کو اہلِ دوزخ میں زیادہ تعداد میں دیکھا ہے۔

ان میں سے ایک باوقار اور سمجھ دار عورت نے (ہمت وجسارت کر کے) دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اہلِ جہنم میں سے زیادہ تعداد میں ہوں گی۔؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ۔ تم لعنت (و ملامت) زیادہ کرتی ہو۔ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔ اور خاوند کی ناشکری اور اس کے حکم کی خلاف ورزی زیادہ کرتی ہو۔" (تجرید صحیح مسلم)

(ف) مستورات کو چاہیئے کہ اوّل الذکر دو امور بجالاتی رہیں۔ اور مؤخر الذکر دو باتوں سے بچتی رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو۔ اور دوزخ سے بچاؤ ہو سکے۔

صدقہ: اوّل ہدایت میں صدقہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ نصیحت بھی فرمائی گئی ہے کہ "اے عورتو: صدقہ کیا کرو۔ خواہ تم کو اپنے زیورات ہی کیوں نہ دینے پڑیں۔" (ایضاً)

مستورات کو اکثر زیورات کا شوق بہت ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جب ان کے پاس بقدر نصاب مال ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی فرض ہے۔ حضرت امام اعظمؒ نے عورتوں کے زیوروں کی زکوٰۃ دینے کا بھی حکم فرمایا ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ نفلی صدقات اور خیرات سے قبل فریضہ زکوٰۃ ادا کرتی رہیں۔ اس فریضہ کے بجالانے کے بعد نفلی صدقات وخیرات بھی کرتی رہیں۔ صدقات اور خیرات جہنم کی آگ سے بچانے والا عمل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آگ سے بچو۔ اگرچہ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے (جہنم کی) آگ سے بچا سکو۔ (ایضاً) فریضہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد نفلی بہت

خیرات روزانہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں، مسکینوں، حاجتمندوں اور غریب رشتہ داروں کو دوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو اور زیادہ مال عطا فرمائے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یَا ابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ۔ (ایضاً) اے ابن آدم! تو خرچ کرتا رہ، میں تجھ پر خرچ کرتا رہوں گا

اللہ تعالیٰ کے سب وعدے سچے ہیں۔ ان پر پختہ یقین رکھیں۔

استغفار | دوسری نصیحت اس حدیث شریف میں یہ ہے کہ استغفار بکثرت کی جائے۔ اس کے لئے خوشخبری ہے جس کے اعمال نامہ میں استغفار بکثرت ہو۔ استغفار بہترین دعا ہے ہر زنگ آلودہ چیز کے لئے صیقل ہے۔ اور استغفار دلوں کا صیقل ہے۔ ہر مرض کی دوا ہے اور گناہ (جو روحانی امراض ہیں ان) کی دوا استغفار ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اللہ سے استغفار اور خدا کی طرف توبہ دن میں ستّر بار سے زیادہ کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ) دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! توبہ کرو خدا سے۔ میں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں (مشکوٰۃ)

حدیث میں وارد ہے کہ: جو شخص اپنے اوپر استغفار کو لازم قرار دے لے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے۔ اور ہر غم و رنج سے اسے نجات دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے، جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ) نیز آپ نے فرمایا: ہر شخص خطا کار ہے اور بہترین گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

(حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب دفتر اوّل)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت سے بندے کو اس حدیث شریف کے مضمون سے مشرف فرمایا ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ (ترجمہ) گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے)

ایک بزرگ کے پاس جب کوئی شخص کسی وظیفے یا حاجت براری کے لئے دعا کے لئے حاضر ہوتا، تو آپ ہر طالب وظیفہ اور حاجتمند کو تاکید فرماتے کہ استغفار بکثرت کیا کرو۔ اور فرماتے کہ میں مشکلات کے حل کے لئے اس سے بہتر میں کوئی اور وظیفہ نہیں جانتا۔

حضرت مولانا رومؒ کیا خوب فرمایا ہے ؎

آنکہ فرزندانِ خاص آدم‌اند ۔۔۔ نوحۂ انا ظلمنا میزنند

یعنی بنی آدم میں سے جو نیک بندے ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح توبہ و استغفار کرتے رہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے جب شیطان کے بہکانے سے شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا لیا، تو وہ دونوں

فوراً توبہ و استغفار، گریہ و بکا میں عرصہ دراز تک مشغول رہے ۔ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الاعراف۔ آیت ۲۳) (ترجمہ) بولے وہ دونوں اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے ۔ تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ۔

کثرتِ لعنت و ملامت | عورتوں کے زیادہ تعداد میں جہنم میں جانے کی وجہ ، ان کا بکثرت لعنت و ملامت کرنا ہے ، لہذا انہیں دوزخ سے بچاؤ کی فکر کرنی چاہیئے ۔ اور کسی کو لعنت و ملامت کرنے سے گریز کرنا چاہیئے ۔

حضرات علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو لعنت کرے ، اور وہ شخص لعنت کے لائق نہ ہو، خواہ کوئی آدمی ہو یا اور کوئی چیز، تو لعنت کرنے والا خود ملعون ہو جاتا ہے ۔ اور دوزخ کا مستحق بن جاتا ہے ۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ لعنت کرنا بُرا فعل ہے ۔ خواہ جسے لعنت کی جائے وہ جانور ہو یا لباس یا اور کوئی چیز۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : مومن لعنت نہیں کیا کرتا ۔

ایک بار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ، ایک عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا ۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو اس اونٹنی پر ہو اس کو اتار لو اور اس کو چھوڑ دو ۔ کیونکہ وہ اس عورت کے واسطے لعنتی ہے ۔

(ف) جب یہ لعنتی ہے ، تو اس پر چڑھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اس پر سے اس عورت کا اسباب اتار لو ، اور اس کو چھوڑ دو ۔ اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو جھڑکی دی ۔ تاکہ پھر وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے ، اس سے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا بھی درست نہیں ۔ (مشارق الانوار صفحہ ۳۴)

خاوند کی ناشکری | عورتوں کے کثرت سے دوزخ میں جانے کی ایک وجہ شوہروں کی ناشکری اور انکی خلاف ورزی ہے ۔ عورتوں کو اس بدخصلت سے دور رہ کر اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنا ضروری ہے ۔

حدیث :۔ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے خاوند کو تکلیف و اذیّت دیتی ہے ۔ تو اس کی جنّت والی بیوی (بڑی آنکھوں والی حور) کہتی ہے کہ خدا تجھ کو برباد کرے ، تو اپنے شوہر کو نہ ستا ، وہ تیرا مہمان ہے جو جلدی تجھ سے جدا ہو جائے گا ۔ اور ہمارے پاس (جنّت میں) آجائے گا ۔ (مشکوٰۃ)

حدیث :۔ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے ۔ ۱۔ بھاگا ہوا غلام ، جب تک واپس آکر اپنے آپ کو اپنے مالک کے حوالے نہ کر دے ۔ ۲۔ وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو ۳۔ نشہ والی چیز استعمال کرنے والا جب تک وہ ہوش میں نہ آئے ۔ (مشکوٰۃ)

حدیث :۔ دنیا متاع (تمام سامانِ زندگی) ہے ۔ اور دنیا کا بہترین متاع (سامانِ زندگی اور سرمایہ) نیک بیوی ہے ۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت عمۃ حصینؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں کسی کام کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئی۔ تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارا شوہر ہے۔؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں ہے۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہے۔؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے تنگ آگئی ہوں یہ جواب سن کر آپؐ نے فرمایا کہ: اس کے ساتھ اپنے سلوک پر غور کر، کیونکہ وہ تمہارے لئے جنّت و جہنم ہے۔ (طبقات ابن سعد)

لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ شرعی اوامر و نواہی کی حدود کے اندر رہ کر اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کریں، تاکہ جنّت کی مستحق بن سکیں اور ان کی نافرمانی اور ان کو ایذا پہنچانے سے بچیں، تاکہ جہنم سے بچاؤ ہو سکے۔ ■■

اسلامی نظام تعلیم

کے لئے تسلّی بخش ہیں؟ اسکولوں اور کالجوں میں جو کچھ پڑھا جا رہا ہے کیا وہ ملّی تقاضے پورا کرنے کے لئے کافی ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے کسی کو بھی اس سے اتفاق نہیں اگر ایسا ہوتا تو بحیثیت قوم اتنے پسماندہ نہ رہتے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ پورے نظام تعلیم کا جائزہ لیا جائے۔ اور اسکول، کالج، جامعہ اور مدارس کے امتیازات ختم کئے جائیں اور صرف دینی مدارس کے نصاب میں ترمیم پر اصرار نہ کیا جائے۔

بقیہ:- پشتو میں سیرت کی کتابیں

مؤلف نے اپنی کتاب میں بہت سارے پیغمبروں کے حالات نظم میں بیان کئے ہیں اگرچہ سند کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت صفحہ ۳۴۶ سے ۱۰۳ تک ہے۔ البتہ جنگ بدر اور جنگ احد کے حالات صفحہ ۳۲۲ سے ۴۴۳ تک ہیں۔ مصنّف کے اپنے حالات صفحہ ۳۱۵ سے ۳۱۶ تک ہیں۔ مثلاً وہ سفید ڈھیری نیبہ خلیل نزد پشاور یونیورسٹی میں پیدا ہوئے۔ موضع پچگئی میں سکونت اختیار کی۔ خاندان میں بعض اشخاص کے نام یہ ہیں۔ آفتاب گل۔ حجاب گل۔ مستغان اور پیرہان۔ سفید ڈھیری میں خوند صاحب آپ کے جدِ امجد ہیں۔

مؤلف نے صفحہ ۱۳۱ پر بعض بزرگان دین کے نام دیئے ہیں جن کے مزارات آج کل بھی مراجع خلائق ہیں۔